مستحبات عید عید کے دن نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہننا خوشبو ملکر طاق کھجوریں اگر میسر ہوں ورنہ کوئی میٹھی چیز کھاکر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ) پکارتے ہوئے پیدل عیدگاہ جانا چاہئے اور بعد فراغت راستہ بدل کر واپس آنا چاہئے۔

عید کی نماز عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ عید کی نماز کا وقت آفتاب کی روشنی پھیلجانے سے لیکر دوپہر سے پہلے تک ہے لیکن اول وقت پر ادا کرنا مسنون ہے۔ عید کی نماز بغیر اذان واقامت کے صرف دو رکعت ہے جسکی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے علاوہ قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ ان تکبیرات (زوائد) کے ساتھ رفع الیدین کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ بعد نماز عید خطبہ اور وعظ کہنا اور سننا مسنون ہے۔ خطبہ سامعین کی زبان میں ہونا چاہئے۔

شش عیدی روزے حدیث شریف میں ہے کہ بعد عید عید ہی کے مہینہ میں پے درپے یا ناغہ کرکے چھ۶ روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

معدنِ علم وحکمت، کاشانۂ امن وراحت دار الحدیث رحمانیہ دہلی

کے متعلق

طلبہ کا حقیقت افروز بیان

مدرسہ کا تعلیمی سال ختم ہوچکا ہے اور اب تقریباً دو مہینے کی مدرسہ میں تعطیل رہیگی۔ اسلئے ہم بھی اب اپنے اس علمی گہوارہ کو الوداع کہتے ہوئے اپنے اپنے وطن کو جارہے ہیں۔ ہم میں اکثر تو ایسے ہیں جن کیلئے یہ ایام تعطیل "وقفہ راحت" ہیں۔ انھیں پھر اپنے گوہر مقصود کی طلب میں اس بحر عمیق کی تہ تک پہنچنے کیلئے "سفینۂ رحمانیہ" ہی کیطرف رجوع کرنا ہوگا۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو اس منزل کو طے کرچکے، اور اب نئی ذمہ داریوں کے ساتھ ایک دوسری راہ پر لگ گئے ہیں۔ پس ہم مدرسہ کی اس (ظاہری) عارضی یا قطعی مفارقت کے باوجود اس کی محبت وعقیدت کے جو جذبات اپنے قلوب کی گہرائیوں میں موجزن پاتے ہیں۔ ان کا اظہار آپ کے سامنے بھی کرنے کو جی چاہتا ہے۔ گو الفاظ ان کی پوری ترجمانی نہیں کرسکتے، لیکن تاہم ہم کوشش کرینگے کہ انکا کچھ دھندلا سا ہی عکس آپ کی نظروں کے سامنے آجائے۔

مدرسہ کے مرحوم مہتمم حضرت میاں صاحب برّد اللہ مضجعہ ونوّر مرقدہٗ مدرسہ کے مہتمم ہی نہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مدرسہ کی جان مدرسہ ہی کی نہیں، بلکہ ہم سب کی روح تھے۔ ان کی غیر متوقع وفات سے مدرسہ کی در ودیوار پر مُردنی چھاگئی، اور ہم سب بے حس وحرکت ہوگئے۔ لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور بے شمار احسان ہے کہ یہ خطرناک کیفیت تھوڑی ہی دیر کے بعد زائل ہوگئی۔ خدائے **وہّاب** کے ایک باہمت **بندے** کی معجز نما مسیحائی نے پھر روحوں میں تازگی، دلوں میں ولولے پیدا کردیئے۔ پھر "گلشن رحمانیہ" کی کلیوں میں وہی شگفتگی ورعنائی، اور پھولوں میں وہی عطر بیزی ودلربائی پیدا ہوگئی۔ رب حکیم وخبیر نے اگر بخشش و

"عطا" کا ایک دروازہ بند کیا، تو اُسی مسبب الاسباب مالک وقدیر نے اپنے دین کی خدمت کیلئے ہمیں فضل وانعام کا ایک دوسرا سرچشمہ "هبہ" کردیا۔ یعنی مرحوم کے بعد بھی ان کا جاری کردہ کوثر علم ان کے لائق فرزند، جواں سال وجواں ہمت صاحبزادے جناب شیخ حاجی **عبدالوہاب** صاحب مدظلہ العالی کی فیاضیوں کی بدولت آج بھی دنیا کو ویسے ہی شاد کام کررہا ہے جیسے خود مرحوم کی زندگی میں ——— واقعی یہ درسگاہ علم وحکمت کا معدن، اور امن وراحت کا کاشانہ ہے۔ علم دین کے حقیقی طالب کیلئے ایسے بہترین اسباب اور ایسا مناسب ماحول ہمیں نظر نہیں آتا۔ ایک طرف اگر لایق، جید، فاضل، اور محقق اساتذہ ہیں تو دوسری طرف ایک نہایت عظیم الشان جامع کتب خانہ ہے، جس میں ہر قسم کی مذہبی سیاسی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، تمدنی کتابیں موجود ہیں، جو ہمارے معلومات کی ترقی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ایک طرف اگر اساتذہ کی نگرانی میں ہمیں عربی وار دو تقریروں اور مناظروں کی مشق کرائی جاتی ہے تو دوسری طرف دینی تبلیغ کے ساتھ ساتھ ہمیں مضمون نگاری سکھانے کیلئے ایک ماہوار علمی وتبلیغی رسالہ بھی جاری کردیا گیا ہے۔ ایک طرف اگر ہمیں مذہبی مسائل ودلائل سے روشناس کیا جاتا ہے، تو دوسری طرف ملک کے حالات اور زمانے کی رفتار سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے بیسیوں اخبارات ورسائل بھی منگائے جاتے ہیں۔

جہاں ہماری روحانی واخلاقی تربیت کے انتظامات اتنے ہیں، وہاں ہماری جسمانی راحت کے بھی سینکڑوں اسباب ہیں۔ دونوں وقت باقاعدہ پکی پکائی اچھی غذا، برف کا ٹھنڈا پانی، درسگاہوں اور مسجد میں بجلی کے پنکھے اور روشنی، ضرورتمندوں کو کپڑے۔ جوتے۔ جاڑوں میں لحاف، کمبل، اونی قمیصیں، روئی دار بنڈیاں وغیرہ۔ ہماری صحت کی نگرانی کیلئے ایک ڈاکٹر کا تقرر، حجامتیں درست کرنے کیلئے ایک حجام کی مستقل ملازمت، لالٹین، تیل، صابون، چارپائی، یہانتک کہ کتابیں بھی پڑھنے کیلئے عاریۃً مدرسہ ہی سے دی جاتی ہیں۔ الغرض ضرورت کے تمام سامان خود مدرسہ کی جانب سے مہیا ہیں، اسلئے ایک علم کے جویا کیلئے اتنی فارغ البالی اور قلبی اطمینان کے ساتھ تحصیل علم کا موقع کہیں نہیں مل سکتا پس بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ الٰہی! اس مدرسہ کے مرحوم مہتمم پر اپنی بے شمار رحمتیں اور بے حساب برکتیں نازل فرما اور ان کے جاری کردہ چشمۂ فیض کو تاقیامت رواں ودواں رکھ۔ اور اس کے موجودہ مہتمم صاحب کے نیک ارادوں میں بلندی اور بلند حوصلوں میں خلوص وپختگی عطا فرما۔ انھیں ہر قسم کی پریشانیوں اور کلفتوں سے مامون ومحفوظ رکھ اور دونوں جہان کی کامرانیوں وسربلندیوں سے نواز۔ آمین اللھم آمین۔

ہم انھیں ذاتی تجربات وعینی مشاہدات کی بنا پر اپنے طالبانِ علم بھائیوں سے بھی سفارش کرتے ہیں کہ اگر واقعی وہ علم دین کا صحیح شوق رکھتے ہیں، اور ہر طرح کی دلجمعی ویکسوئی کے ساتھ اس میں کمال پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انھیں بجز دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے ہرگز کسی دوسری درسگاہ کا رُخ نہیں کرنا چاہئے۔ اسلئے کہ بقول ناظم مرحوم ؎

ایسی راحت ایسی شفقت اور پھر علمی کمال ✣ واقعی "رحمانیہ" ہے درسگاہِ بے مثال

جلال الدین مرشد آبادی۔ عبدالعفو فلسفی عظیم آبادی۔ الطاف الرحمٰن بستوی۔ محمد امین شوق مبارکپوری۔ عبدالشکور مولوی عالم۔ عبدالرحیم مدبر پنجابی۔ شاہ محمد حمید الحق کُمیلاوی۔ محمد ادریس آزاد اعظمی۔ محمد حسن احسن گونڈوی۔ عبدالغنی حامد